السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورت مومنہ بے قرار کو زیارت قبور مطابق سنت رخصت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر عورت صابر ہے۔ اوراس سے کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہیں ہے۔ اورنہ اس امر کا خوف ہے کہ قبرستان میں جا کر روئے گی۔ چلائے گی، اور بے صبری کی حرکتیں کرے گی۔ تو اس کے لیے گا ہے گا ہے زیارت قبور مطابق سنت کے جائز ورخصت ہے۔ اوراگر بے صبر ہے اوراس سے امر مذکور کا خوف ہے تو اس کے لیے جائز نہیں۔ نیل الاوطار میں ہے۔

قال القرطبی ھذا اللعن انما ھو للمکثرات من الزیادة لما تقضیة الصفة من المبالغة ولعل السبب مایفضی الیہ ذلک من تضیبع حتی الزوج والتبرج ومایشاء منھمن من ایصیاح ونحوذلک فقدیقال اذا امن من جمیع ذلک فلا مانع من الاذن)) ((لان تذکر الموت یحتاج الیہ الرجال والنساء انتہی وھذا الکلام ھوالذی ینبغی اعتمادہ فی الجمع بین الاحادیث المتعارضة

قرطبی نے کہا قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر جولعنت آئی ہے یہ بطور مبالغہ ہے اور قبرستان میں اکثر اوقات جانے والی عورتوں کے متعلق ہے کیونکہ اس سے خاوند کے حقوق ضائع ہوتے ہیں، بے پردگی ہوتی ہے'' ''بعض دفعہ نوحہ کرنے لگتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر جائز ہے۔ کیونکہ موت کی یاد کے لیے جیسے مرد محتاج ہیں، ایسے ہی عورتیں بھی محتاج ہیں۔ اس سے دونوں طرح کی حدیثوں کی تطبیق ہو جاتی ہے۔

(باقی رہا بعد مرنے کے انسان کی روح کا آنا یا نابالغ کی روح کا بڑھنا سو ان باتوں کا شریعت میں کچھ ثبوت نہیں ہے۔ واللہ اعلم حررہ ابو محمد عبد الحق گڑھی عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین

ہوالموفق:

مردوں کے واسطے زیارت قبور بالاتفاق سنت ہے۔ اور عورتوں کی نسبت اختلاف ہے اکثر علماء کے نزدیک عورتوں کے لیے بھی زیارت قبور جائز ورخصت ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہے اوراس اختلاف کی وجہ... یہ ہے کہ عورتوں کی زیارت قبور کی نسبت حدیثیں مختلف آئی ہیں جو اہل علم عورتوں کے لیے بھی زیارت قبور کو جائز بتاتے ہیں۔ ان کی پہلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو ایک قبر کے پاس روتے ہوئے دیکھا۔ تو فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر (رواہ البخاری) اور آپ نے اس کو قبر کے پاس بیٹھنے سے منع نہیں فرمایا اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ سو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو (رواہ مسلم) وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے اور (۳) تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمن کی قبر کی زیارت کی تو ان سے کسی نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو زیارت قبور سے منع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں منع کیا تھا، مگر پھر ان کو زیارت قبور کا حکم دیا۔ (رواہ حاکم) اور (۴) چوتھی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ جب میں قبروں کی زیارت کروں تو کیا کہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تو قبروں کی زیارت کرے تو کہہ السلام علی اہل الدیار۔ (الحدیث) رواہ مسلم، او (۵) پانچویں دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کرتی تھیں۔ (رواہ الحاکم، وہو مرسل) اور (۶) چھٹی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے باپ ماں دونوں کی یا ایک کی زیارت ہر جمعہ کو کیا کرے تو اس کی مغفرت کی جاوے گی۔ اور وہ بار لکھا جاوے گا۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان مرسلا) اور جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو مکروہ بتاتے ہیں۔ ان میں بعض مکروہ بکراہت تحریمی کہتے ہیں۔ اور بعض مکروہ بکراہت تنزیہی۔ ان لوگوں کی پہلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (اخرجہ الترمذی وصححہ) اور (۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سامنے آتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کہاں سے آتی ہو انہوں نے کہا کہ اس میت کی تعزیت کو گئی تھی۔ آپ نے فرمایا شاید تو جنازہ کے ہمراہ کدیٰ یعنی قبرستان گئی تھی۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ (اخرجہ احمد والحاکم وغیرہما) ان لوگوں کی یہی دو دلیلیں ہیں۔ علامہ قرطبی نے ان متعارض ومختلف احادیث کی جمع وتوثیق میں جو مضمون لکھا ہے اس کا خلاصہ مجیب نے جواب میں لکھ دیا ہے۔ اور علامہ شوکانی نے اس کو اعتماد کے قابل ولایق بتایا ہے، اور بلاشبہ جمع وتوفیق کہ یہ صورت بہت اچھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمکہ اتم۔ حافظ ابن حجر فتح الباری صفحہ ۶۶۲ جزو ۵ میں لکھتے ہیں۔

واختلف فی النساء فقیل دخلن فی عموم الاذان وھو قول الاکثر ومحلہ ما اذا امنت القتنة ویؤید الجواز حدیث الباب وموضع الدلالة منہ انہ ﷺ لم ینکر علی المرأة تعودھا عند القبر وتقریرہ حجة وممن حمل الاذن علی عمومہ الرجال والنساء)) عائشة فروی الحاکم من طریق ابن ابی ملکیة انہ راھا زارت قبر اخیھا عبد الرحمن فقیل لھا الیس قد نہی النبی ﷺ عن ذلک قال نعم کان نہی ثم امر بزیارتھا وقیل الاذن خاص بالرجال ولایجوز النساء زیارة القبور وبہ جزم الشیخ ابو اسحٰق فی المھذب واستدل لہ بحدیث عبد اللہ بن عمرو الذی تقدمت الاشارة الیہ فی باب اتباع النساء بجنائز وبحدیث لعن اللہ زوارات القبور اخرجہ الترمذی وصححہ من حدیث ابو ھریرة ولہ شاھد من حدیث ابن عباس ومن حدیث حسان بن ثابت واختلف من قال بالکراھة فی حقھم ھل ھی کراھة تحریم او تنزیہ قال القرطبی وھذا اللعن انما ھو للمکثرات من الزیارة لما تقتضیہ الصفة من المبالغة ولعل السبب مایفضی الیہ ذلک من تضیع حق الزوج والتبرج ومایشاء منھمن من الصیاح ونحو ذلک فقد یقال اذا امن جمعی ذلک فلا مانع من الاذن لان تذکر الموت یحتاج الیہ الرجال والنساء انتھی ((

قبروں کی زیارت کے لیے عورتوں کے جانے میں اختلاف ہے اکثر کا یہ مذہب ہے کہ جب قبور کی زیارت کی اجازت ہوئی تو اس میں عورتوں کو بھی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ زیادہ نہ جائیں۔ اور وہاں جا کر بے صبری نہ کریں رسول'' اللہ ﷺ نے ایک عورت کو قبر کے پاس بیٹھے دیکھا۔ تو اس کو منع نہ کیا حضرت عائشہ اپنے بھائی عبد الرحمن کی قبر پر زیارت کے لیے گئیں۔ کسی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو قبرستان میں جانے سے روکا ہے۔ کہنے لگیں

جب روکا تھا۔ توسب کوروکا تھا۔ اورجب اجازت ہوئی توعورتوں کو بھی ہوگئی۔ ابواسحق نے مہذب میں کہا ہے کہ اجازت صرف مردوں کوہوئی ہے۔ عورتوں کو نہیں۔ مانعین عبداللہ بن عمر کی حدیث سے اور لعن اللہ زوارات القبور سے استدلال کرتے ہیں۔ پھر مکروہ کہنے والوں میں سے بعض مکروہ تنزیہی کہتے ہیں۔ اور بعض مکروہ تحریمی۔ قرطبی کہتے ہیں اگر عورت قبرستان میں زیادہ نہ جائے نوحہ نہ کرے مرد کے حقوق ضائع نہ کرے۔ تواس کوجانا جائز ہے ورنہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے جوزیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے، یہ رخصت سے پہلے تھی۔ جب رخصت ہوئی توعورتوں مردوں کو ہوگئی۔ اور عورتوں کے لیے جوزیارت مکروہ ہے وہ صرف بے قراری اور بے صبری کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی جب اپنے بھائی عبدالرحمن کی قبر کی زیارت کی تو دردناک شعر پڑھے۔ اورحدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا جب میں قبرستان میں جاؤں توکیا کہا کروں۔ آپ نے دعا سکھائی ان کو منع نہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر ہر جمعہ کو جایا کرتی تھیں۔ اورحدیث میں ہے جوہر جمعہ اپنے والدین کی قبر پر جائے اس کو بخش دیا جائے گا اورماں باپ کے ساتھ احسان کرنے والا لکھا جائے گا۔''

بلوغ المرام اوراس کی شرح سبل السلام میں ہے :

وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ لعن زایرات القبور اخرجہ الترمذی وصححہ ابن ھبان وقال الترمذی بعد اخراجہ ھذا حدیث حسن وفی الباب عن ابن عباس وحسان وقد قال بعض اھل العلم ان ھذا کان قبل ان یرخص النبی ﷺ)) فی زیارۃ القبور فلما رخص دخل فی الرخصۃ الرجال والنساء وقال بعضھم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء لقلۃ صبرھن وکثرۃ جزعھن ثم ساق سندہ ابن عبدالرحمن بن ابی بکر توفی ودفن فی مکۃ واتت عائشۃ قبرہ ثم قالت شعراء

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ

من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

وعشنا بخیر فی الحیوۃ وقبلنا

اصاب المنایا یا رھط کسری وتبعا

ولما تفرقنا کافی ومالکا

لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

انتھی ویدل لما قالہ بعض اھل العلم ما اخرجہ مسلم عن عَائشۃ قالت کیف اقول یا رسول اللہ اِذَا زُرْتُ القبور فقال قولی السلام علیٰ اھل الدیار من المسلمین المؤمنین یرحم اللہ المتقدمین منا والمتاخرین وانا ان شاء اللّیہ بکم لاحقون وما اخرج الحاکم من حدیث علی بن الحسین ان فاطمۃ علیھا السلام کانت تزور قبر عمھا حمزۃ کل جمعۃ فتصلی وتبکی عندہ قلت وھو حدیث مرسل کان علی بن الحسین لم یدرک فاطمۃ بنت محمد ﷺ وعموم ما اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان مرسلا من زار ((قبر الوالدین لواحدھما فی کل جمعۃ غفرلہ رکتب بارا انتھی

(واللہ تعالیٰ اعلم کتبہٗ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 297-302

محدث فتویٰ